احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 27

منگل 3 جولائی 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 3 جولائی 2012ء 12 شعبان 1433 ہجری 3 وفا 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 154

نمازوں کی تفصیل اور اوقات

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (النساء:104)

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ (بنی اسرائیل:79)

اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ (بنی اسرائیل:80)

جماعت امریکہ کے 64ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح، قیام نماز اور بندوں کے حقوق کی طرف توجہ کریں

جلسہ کی برکات حقیقی تقویٰ وطہارت اور عبادت سے حاصل ہوتی ہیں

جلسہ سالانہ ہماری عملی، روحانی، دینی اور علمی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے کیلئے منعقد ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2012ء بمقام ہیرس برگ پنسلوانیا امریکہ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جماعت احمدیہ امریکہ کے 64ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2012ء بمقام ہیرس برگ پنسلوانیا امریکہ سے ہوا۔ پاکستانی وقت کے مطابق رات 10 بجکر 10 منٹ پر حضور انور پرچم کشائی کیلئے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ پرچم کشائی کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر جلسہ گاہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ مجھے دوسری مرتبہ اس میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے منعقد ہونے والے جلسے اس جلسے کی تتبع میں ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا۔ جس کا مقصد افراد جماعت کو ان حقیقی برکات کا وارث بنانا تھا جو افراد جماعت کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا باعث بنیں۔ یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں جلسہ جہاں برکتوں کے سامان لے کر آتا ہے وہاں ہر احمدی کو اپنی اصلاح کرنے، اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور اپنے ایمان وایقان اور روحانیت کو صیقل اور مضبوط کرنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود کی دلی خواہش اور نیک مقصد کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس کا اظہار آپ نے اس طرح کیا کہ اس دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف توجہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو اور تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق بھی خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں بڑا حق عبادت کا ہے اور عبادت میں سب سے اہم چیز نماز ہے۔ جلسہ کے ان دنوں میں نماز باجماعت کا خصوصیت سے اہتمام کریں اور پھر اسے مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ حضور انور نے بلاوجہ نمازیں جمع کرنے سے ممانعت فرمائی۔ فرمایا کہ جلسہ کے دنوں میں نوافل اور تہجد کی ادائیگی کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے اور یہی درد، سوز اور اضطراب سے کی ہوئی دعائیں قبولیت کا موجب بن جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد ایک بہت بڑا حق حقیقی مومن پر اس کے بھائیوں کا حق ہے جو بلا امتیاز قوم و مذہب کے ہو۔ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دوسروں کیلئے اپنے دل میں رفق، نرمی اور ہمدردی پیدا کرو، آپس کی ناراضگیوں کو ختم کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ گھروں کی بے سکونی بڑھتی چلی جا رہی ہے جس سے گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ طلاقوں اور خلع کی شرح بھی بڑھ رہی ہے۔ میاں بیوی دونوں میں برداشت کی کمی ہوتی ہے اور پھر ایک دوسرے کے ساتھ بدکلامی سے پیش آتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو رفق، نرمی اور ہمدردی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتابیں جو کہ بیشمار خزانہ اور علم و عرفان کے موتیوں سے بھری پڑی ہیں انہیں پڑھنے کی طرف بہت توجہ دیں۔ قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں تا کہ دین حق اور آنحضرتؐ پر اعتراض کرنے والوں کی غلط فہمیاں دور ہوں۔ فرمایا کہ یہ جلسہ ہماری عملی، روحانی، دینی اور علمی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے کیلئے منعقد ہوتا ہے۔ پس جلسے کے ان دنوں میں جلسے کے روحانی ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسے کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے تمام کارکنان جلسہ کو بھی ڈیوٹیوں کے دوران نماز باجماعت کی ادائیگی کا باقاعدہ انتظام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء

حضور انور کا خطبہ جمعہ وخطابات

اور جلسہ کے دیگر پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کینیڈا 6 تا 8 جولائی 2012ء مسی ساگا، انٹاریو، کینیڈا میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ اور خطابات پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ایم ٹی اے پر Live نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

پہلا دن 6 جولائی 2012ء

خطبہ جمعہ 10:30 بجے رات

تقاریر **1:00am تا 3:15am**

6 جولائی کو 10:00 رات تا 3:30 بجے صبح بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

دوسرا دن 7 جولائی 2012ء

تلاوت، نظم اور تقاریر 7:30pm تا 9:00pm

مستورات سے حضور انور کا خطاب

9:00pm

تلاوت، نظم اور تقاریر 1:00am تا 3:35am

7 جولائی کو 7:00 بجے شام تا 3:35 بجے صبح بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

تیسرا دن 8 جولائی 2012ء

تلاوت، نظم اور تقاریر 7:30pm تا 8:30pm

حضور انور کا اختتامی خطاب

8:30 pm

خطبہ جمعہ: مورخہ **13 جولائی 2012ء** کو بیت السلام ٹورانٹو سے خطبہ جمعہ حضور انور کیلئے **10:30 بجے رات** نشریات کا آغاز ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے)

خطبہ جمعہ

کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے

شرائط بیعت کی دسویں شرط کے مطابق حضرت مسیح موعود سے تعلق محبت واخوت کو اس معیار تک پہنچانا لازمی ہے جس کی مثال دنیا کے کسی رشتے میں نہ ملتی ہو

جب انسان سچے طور پر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کی حضور سے غیر معمولی محبت اور اخوت کے تعلق کی نہایت خوبصورت اور روشن مثالوں کا روح پرور تذکرہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمددین صاحب درویش مرحوم قادیان اور مکرمہ نذرالنساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سیف خان صاحب انڈیا کی وفات،مرحومین کا ذکرخیر اورنمازجنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 مئی 2012ء بمطابق 20 شہادت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود نے شرائطِ بیعت کی دسویں شرط میں اپنے سے تعلق اور محبت اور اخوت کو اُس معیار تک پہنچانا لازمی قرار دیا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی رشتے میں نہ ملتی ہو۔ یہ مقام آپ کی بیعت میں آنے کے بعد آپ کو دینا کیوں ضروری ہے؟ اس لئے کہ آپ ہی اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ عاشقِ صادق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ایمان کو ثریا سے زمین پر لے کے آئے۔ (دینی) تعلیم میں داخل ہونے والی بدعات کو دور فرما کر (دین حق) کی خالص اور چمکتی ہوئی تعلیم کو پھر سے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام اور مرتبے کی پہچان ہمیں کروائی اور بندے کو خدا تعالیٰ سے ملایا۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے۔''

(حقیقۃالوحی روحانی خزائن جلد 22صفحہ 65-64)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور عشق میں فنا ہونا آپ کا خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا اور پہنچانے کا باعث بنا۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کو بھی اپنے تک پہنچنے کے ذریعہ میں شامل فرما کر آپ سے تعلق اور محبت کو اور اخوت کے رشتے کو ضروری قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بھی محبت کے وہ نظارے دکھائے جس نے آخرین کو اولین سے ملا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے بارے میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اُس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اُس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اُس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اُس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اُس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔''

(حقیقۃالوحی روحانی خزائن جلد 22صفحہ 65)

پس یہ مقام اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو ملا۔ اِس وقت میں آپ سے سچی محبت کرنے والوں کے، آپ سے عشق کا تعلق رکھنے والوں کے کچھ واقعات پیش کروں گا۔

حضرت اللہ یار صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضور کے ساتھ میری ملاقات بہت دفعہ ہمیشہ ہوتی رہی اور مجھے شوق تھا کہ حضور کو ہاتھوں سے دبایا کرتا تھا۔ الہام اور حضور کا کلام پاک سنا کرتا تھا (یعنی مجالس میں بیٹھ کے جب حضرت مسیح موعود بعض الہامات وغیرہ کا ذکر فرماتے تھے تو اُن کو سنا کرتا تھا)۔ اسی شوق میں مَیں قادیان ہجرت کر کے آیا (کہ ہمیشہ یہ باتیں سنتا رہوں) تو یہاں آ کر لکڑی وغیرہ کا کام شروع کیا (carpentary کا)۔ میرے پاس کافی روپیہ تھا جو کہ خرچ ہوگیا اور جو لے کے آیا تھا وہ بھی خرچ ہوگیا اور پاس کچھ نہ رہا۔ پھر کہتے ہیں میں نے ایک دن حلوہ بنا کر بیچنا شروع کیا اور حضور کے بیت الدعا کے نیچے پکارا کہ تازہ حلوہ۔ حضرت (اماں جان) نے میری آوازوں کو سن لیا اور جانتی بھی تھیں۔ تو کہتی ہیں یہ ٹھیکیدار نے کیا کام شروع کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ''پروانے شمع پر گرتے ہیں اور کیا کریں؟'' یہ اسی کام کے لئے یہاں آیا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو انہوں نے گزارے کے لئے کرنا ہے۔ تو حضرت (اماں جان) نے فرمایا کہ ٹھیکیدار ہے۔ (شاید ان کے زمانے میں ٹھیکیداروں کے پاس گدھے تھے۔ جن سے سامان ادھر اُدھر لے جایا جاتا تھا کہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

گدھے لے کر باہر کیوں نہیں چلا جاتا؟ حضور نے فرمایا کہ وہ گدھے والا نہیں ہے۔ تو حضرت امّاں جان نے فرمایا کہ کسی کی نوکری کر لے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اتنا پڑھا لکھا بھی نہیں ہے۔ خیر یہ گفتگو ہوتی رہی اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ لکڑی کا کام ہی جانتا ہے وہی کر سکتا ہے۔ اُس میں خدا برکت دے۔ کہتے ہیں: مَیں نیچے یہ ساری باتیں سُن رہا تھا۔ اس کے بعد حضور نے مجھے بلایا کہ آپ کے پاس کچھ لکڑی ہے؟ تو مَیں نے عرض کی بیری کی ہے۔ پیپل کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مہمان خانے کے لئے چارپائیوں کے پائے چاہئیں۔ کیا پائے بن جاویں گے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اُسی وقت ایک مختار جو حضور کا تھا، اُس نے کہا کہ پیپل کے پائے زیادہ دیر نہیں چلتے۔ حضور نے فرمایا کہ جس کے لئے بنوانے ہیں وہ خود پیپل پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے بیکار پیدا نہیں کیا اور مجھے بیس جوڑی کا حکم دیا۔ (یعنی کسی کارکن نے کہا کہ نہ بنوائیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ جو ہے بنا دو۔ یعنی دونوں طرف سے یہ تعلق قائم تھا۔)

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد5صفحہ 53-52روایت حضرت اللّٰہ یار صاحب)

پھر حضرت ملک خان صاحب روایت کرتے ہیں کہ مَیں 1902ء میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کے ہمراہ قادیان دارالامان میں آیا۔ یہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ جب ہم آئے، اُسی دن بیعت کی یا دوسرے دن۔ ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد ہم بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ حضرت شہید مرحوم نے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے اور پھر دوسرے نمبر پر خاکسار نے ہاتھ رکھے۔ بیعت کرنے کے بعد اس خاکسار نے غالباً دو تین یوم قادیان دارالامان میں گزارے ہوں گے کہ شہید مرحوم نے مجھے فرمایا کہ مَیں نے رؤیا دیکھی ہے کہ آپ کو خوست کے حاکم تکلیف دیں گے۔ اس لئے تم فوراً واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ میں دو تین یوم بعد واپس چلا گیا۔ میرے ساتھ ایک مُلّا سپین گل صاحب بھی واپس چلے گئے۔ شہید مرحوم ہمیشہ فرمایا کرتے تھے (حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا یہ واقعہ ہے جو آپ سے عشق کا یہ بیان فرما رہے ہیں کہتے ہیں کہ فرمایا کرتے تھے) مَیں نے اپنے سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔ یہ محض خداوند تعالیٰ کا فضل ہے۔ یعنی صاحبزادہ صاحب اپنے آپ کو فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے سے بڑا اس وقت تک کوئی عالم نہیں دیکھا ورنہ میں اُس کے پاؤں چومتا۔ چنانچہ کہتے ہیں جب یہاں آئے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تو کہتے ہیں۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے شہید مرحوم کو دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے پاؤں مبارک چومے۔ اس طرح جو فرمایا تھا اُس کی تصدیق فرمائی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد5صفحہ 82روایت حضرت ملک خان صاحب)

حضرت مولوی سکندر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن قادیان میں آ کر رہنے سے پہلے بندہ یہاں آیا ہوا تھا۔ (یہ مستقل رہائش سے پہلے ایک دن یہاں آئے تھے) صبح سیر کے لئے حضرت اقدس تشریف لے گئے تو بندہ بھی ساتھ ہو لیا۔ کہتے ہیں بھینی بھانگر کے مقابلے پر بسراواں والے راستے جا رہے تھے کہ راستے میں جناب نے فرمایا کہ جو لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوڑ نہیں سکتے، جن کے چھوڑنے سے کوئی ناراض نہیں ہوتا، جیسے حقہ نوشی، افیم، بھنگ، چرس وغیرہ تو ایسا آدمی بڑی باتوں کو کس طرح چھوڑ سکے گا جس کے چھوڑنے سے ماں باپ، بھائی برادر، دوست، آشنا ناراض ہوں۔ جیسے مذہب کی تبدیلی۔ (یعنی احمدیت قبول کرنا کس طرح برداشت کریں گے۔ اس کے بعد تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں) اگر ان چھوٹی تکلیفوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو بڑی تکلیفیں کس طرح برداشت کرو گے؟ کہتے ہیں کہ بندہ اُس وقت حُقّہ پیا کرتا تھا۔ اسی جگہ سنتے ہی قسم کھالی کہ حُقّہ نہیں پیوں گا تو اس طرح حقہ چھوٹ گیا۔ پہلے مَیں زور لگا چکا تھا اور نہیں چھوٹا تھا۔ (تو یہ وہ تعلق اور محبت تھی جس نے مجبور کیا کہ اس برائی سے جان چھٹ گئی)۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 1صفحہ19-18روایت مولوی سکندر علی صاحب)

حضرت شکر الٰہی صاحب احمدی بیان کرتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ابھی بچہ تھا، عمر تقریباً بارہ یا تیرہ سال کی ہوگی۔ دین سے بالکل بے بہرہ تھا۔ غالباً پرائمری کی کسی جماعت میں گورداسپور ہائی سکول میں تعلیم پایا کرتا تھا۔ اُس وقت مولوی عبدالکریم مخالف پارٹی کا مقدمہ تھا۔ حضرت مسیح موعود اپنے (رفقاء) کے ساتھ ہائی سکول کے شمال کی جانب بالکل متصل تالاب تحصیل والے کے رونق افروز ہوا کرتے تھے اور خاکسار مدرسہ چھوڑ کر آپ کی رہائش کے پاس کھڑا رہتا تھا اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا رہتا تھا۔ ایک آپ کے عاشقِ صادق کا نام بچہ ہونے کے باعث مَیں نہیں جانتا، لیکن یہ کہتے ہیں اس بات پہ مجھے حیرت تھی کہ ایسے ایک عاشقِ صادق تھے آپ کے کہ اُن کے دائیں ہاتھ میں بڑا پنکھا پکڑا ہوا ہوتا تھا اور بڑے زور سے ہلاتے رہتے تھے۔ (دیر تک کھڑا رہتا، اُن کو دیکھتا رہتا اور پنکھا اسی ہاتھ میں رہتا اور وہ چلاتے رہتے۔ حیران ہوتا کہ ہاتھ تھکتے نہیں ہیں)۔ ہلاتے بھی آہستہ نہ تھے بلکہ بڑے زور سے جیسے بجلی کے کرنٹ زور سے ہلاتی ہے۔ کیونکہ موسم گرمیوں کا تھا۔ دوبارہ سہ بارہ آتا اور اُسی صاحب کو دیکھتا رہتا کہ کیا جادو ہے۔ پنکھا بڑا ہے اور سارا دن ایک ہی ہاتھ سے ہلا رہے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وہ سچے عاشق تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد3صفحہ 113روایت شکر الٰہی صاحب)

حضرت مدد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اپنے وطن میں رمضان المبارک کے مہینے میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس دفعہ قادیان میں جا کر روزے رکھوں اور عید وہیں پڑھ کر پھر اپنی ملازمت پر جاؤں۔ اُن دنوں مَیں ابھی نیا نیا ہی فوج میں جمعدار بھرتی ہوا تھا۔ (یہ فوج میں جونیئر کمیشن افسر کا ایک رینک ہوتا تھا) تو میری اس وقت ہر چند یہی خواہش تھی کہ اپنی ملازمت پر جانے سے پہلے میں قادیان جاؤں تا حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار حاصل کر سکوں اور دوبارہ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں۔ کیونکہ میری پہلی بیعت 1895ء یا 96ء کی تھی۔ کہتے ہیں یہ بیعت جو تھی وہ ڈاک کے ذریعے ہوئی تھی۔ نیز میرا اُن دنوں قادیان میں آنے کا پہلا موقع تھا اس لئے بھی میرے دل میں غالب خواہش پیدا ہوئی کہ ہو نہ ہو ضرور اس موقع پر حضور کا دیدار کیا جائے۔ اگر ملازمت پر چلا گیا تو پھر خدا جانے حضور کو دیکھنے کا شاید موقع ملے یا نہ ملے۔ لہٰذا یہی ارادہ کیا کہ پہلے قادیان ہی چلا جاؤں اور حضور کو دیکھ آؤں اور بعدہٗ وہاں سے واپس آ کر اپنی ملازمت پر چلا جاؤں۔ مَیں قادیان کو جان کر یہاں آیا لیکن جونہی یہاں آ کر میں نے حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا تو میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مجھ کو ساری ریاست کشمیر بھی مل جائے تو بھی مَیں آپ کو چھوڑ کر قادیان سے باہر ہرگز نہ جاؤں۔ یہ محض آپ کی کشش تھی جو مجھے واپس نہ جانے پر مجبور کر رہی تھی۔ میرے لئے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر قادیان سے باہر جانا بہت دشوار ہو گیا۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کو دیکھتے ہی سب کچھ بھول گیا۔ میرے دل میں بس یہی ایک خیال پیدا ہو گیا کہ اگر باہر کہیں تیری تنخواہ ہزار روپیہ بھی ہو گئی تو کیا ہو گا؟ لیکن تیرے باہر چلے جانے پر پھر تجھ کو یہ نورانی اور مبارک چہرہ ہرگز نظر نہ آئے گا۔ مَیں نے اس خیال پر اپنے وطن کو جانا ترک کر دیا اور یہی خیال کیا کہ اگر آج یا کل تیری موت آ جائے تو حضور ضرور ہی تیرا جنازہ پڑھائیں گے جن سے تیرا بیڑا پار ہو جائے گا۔ اور اللہ بھی راضی ہو جائے گا۔ اور قادیان میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا۔ میرا یہاں پر ہر روز کا یہی معمول ہو گیا کہ ہر روز ایک لفافہ دعا کے لئے حضور کی خدمت میں آپ کے در پر جا کر کسی کے ہاتھ بھجوا دیا کرتا مگر دل میں یہی خطرہ رہتا کہ کہیں حضور میرے اس عمل سے ناراض نہ ہو جائیں اور اپنے دل میں یہ محسوس نہ کریں کہ ہر وقت ہی تنگ کرتا رہتا ہے۔ لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا۔ وہ اس لئے کہ ایک روز حضور نے مجھے تحریراً جواب میں فرمایا کہ آپ نے بہت ہی اچھا رویہ اختیار کر لیا ہے کہ مجھے یاد کراتے رہتے ہو جس پر میں بھی آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ انشاء اللہ پھر بھی کرتا رہوں گا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد4صفحہ96-95روایت مدد خان صاحب)

حضرت محمد اسماعیل صاحب ولد مولوی جمال الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مَیں قریباً بیس سال کا تھا کہ گورداسپور میں کرم دین جہلمی ...... کے مقدمے کا حکم سنایا جانا تھا۔ میں ایک دن پہلے اپنے گاؤں سے وہاں پہنچ گیا۔ وہاں پر ایک کوٹھی میں حضور بھی اترے ہوئے تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضرت مسیح موعود ادھر کے ایک کمرے میں بیٹھے تھے اور وہاں پر میرے والد صاحب میاں جمال الدین صاحب، میاں امام الدین صاحب سیکھوانی اور چوہدری عبدالعزیز صاحب بھی موجود تھے۔ میں نے جا کر حضور کو پنکھا جھلنا شروع کر دیا۔ حضور نے میری طرف دیکھا اور میرے والد میاں جمال الدین صاحب کی طرف اشارہ کر کے مسکرا کر فرمایا کہ میاں اسماعیل نے بھی آ کر ثواب میں سے حصہ لے لیا۔ حضور کا معمولی اور ادنیٰ خدمت سے خوش ہو جانا اب بھی مجھے یاد آتا ہے تو طبیعت میں سرور پیدا ہوتا ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد4صفحہ150روایت محمد اسماعیل صاحب)

حضرت شیخ اصغر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ عام طور پر حضرت اقدس سے جب باہر سے آئے ہوئے دوست واپسی کی اجازت طلب کرتے تو بار بار آپ اُن کو جلدی جلدی آتے رہنے کی تاکید فرماتے اور بعض وقت فرمایا کرتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔ ایسے (رفقاء) کو جن کے متعلق حضور انور کو خیال ہوتا کہ وہ ابھی اور ٹھہرنے کی گنجائش رکھتے ہیں۔ (ہر ایک کو نہیں کہتے تھے، جن کے بارہ میں خیال تھا کہ یہ ٹھہر سکتے ہیں اُن کو فرماتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔) گویا دوستوں کو حضور انور سے جدا ہونا بہت شاق گزرتا تھا۔ ہر ایک دوست کو رخصت ہونے سے پہلے مصافحہ کرنے کی تاکید ہوتی تھی اور سب دوست مصافحہ کر کے اور اجازت حاصل کر کے واپس ہوا کرتے تھے۔ خواہ کتنی بھی دیر ہو جائے۔ مصافحہ کر کے اجازت حاصل کئے بغیر جانا جہاں تک مجھ کو علم ہے کبھی کسی کا نہیں ہوتا تھا۔ بعض دوستوں کے ساتھ ایسا واقعہ بھی ہوا کہ مصافحہ کی باری بہت دیر سے آئی اور جب روانہ ہوئے تو اُنہیں امید نہ تھی کہ وہ اسٹیشن پر گاڑی کے وقت پہنچ سکیں گے لیکن الٰہی تصرف سے حضور انور کی دعاؤں کی برکت سے کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ گاڑی دیر سے بٹالہ پہنچی اور گاڑی پر چڑھ

گئے۔ پھر اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ خود میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ ہم دیر سے چلے اور اس روز یکّہ بھی نہ ملا۔ ہم چند بھائی تھے سب پیدل روانہ ہوئے۔ شاید ان دنوں چھ بجے کے قریب گاڑی بٹالہ آیا کرتی تھی اس پر سوار ہونے کا خیال تھا مگر بہت کم وقت معلوم ہوتا تھا۔ دعائیں بھی کرتے رہے اور خوب تیز رفتار چلے حتّٰی کہ کچھ راستہ دوڑتے بھی کاٹا۔ اللہ تعالیٰ نے خوب ہمت دی اور جب ہم تحصیل کے قریب والے حصہ میں پہنچے اور پتہ کیا تو پتہ لگا کہ گاڑی ابھی نہیں آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب آئی تو ہم آرام سے سوار ہوئے۔ یہ محض حضرت اقدس کی توجہ کی برکت تھی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد4صفحہ171،172روایت شیخ اصغر علی صاحب)

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ فرماتے ہیں: خاکسار کی عادت تھی کہ جب کبھی بھی خاکسار کو حضرت مسیح موعود کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملتا یا حضور کا لیکچر سنتا تو خاکسار کاپی پینسل اپنے پاس رکھتا اور جب دیکھتا کہ حضور نے کوئی بات فرمائی ہے جو خاکسار کے نزدیک قابل عمل اور زندگی کے لئے مفید اور ضروری ہے تو خاکسار فوراً اُس کو اُس میں درج کر لیتا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 71روایت حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب)

حضرت اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحب فرماتے ہیں کہ: غالباً 1901ء یا 1902ء میں ایک نواب صاحب مع اپنے خادمان کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں قادیان آئے۔ ایک دن جبکہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں حاضر تھا، نواب صاحب کے دو اہلکار ایک سکھ اور ایک (-) آئے اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقے میں وائسرائے آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات سے واقف ہیں۔ نواب صاحب کا منشاء ہے کہ چند روز کے لئے حضور ان کے ہمراہ چلیں (یعنی خلیفہ اوّل کو کہا)۔ انہوں نے (حضرت مولانا نورالدین صاحب حضرت خلیفہ اوّل نے) فرمایا کہ مَیں اپنی جان کا آپ مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اُس سے پوچھو۔ چنانچہ ظہر کے وقت میں (بیت) مبارک میں ان ملازمین نے حضرت (مسیح موعود) کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور نے فرمایا ''اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں ڈالیں انکار نہیں کریں گے۔ پانی میں ڈبوئیں تو انکار نہیں کریں گے۔ لیکن اُن کے وجود سے یہاں ہزاروں انسانوں کو فیض پہنچتا ہے۔ ایک دنیا دار کی خاطر ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اتنے فیضان بند کر دیں۔ اگر ان کو (یعنی جو نواب صاحب تھے) زندگی کی ضرورت ہے تو یہاں رہ کر علاج کرائیں'' اور یہ نہیں ہے کہ وائسرائے صاحب آ رہے ہیں تو ان کی طرف چلے جاؤ، کیونکہ یہاں غریبوں کا فائدہ ہو رہا ہے اس لئے اولیت غرباء کی ہے۔ (آگے یہ حضرت خلیفہ اوّل کا اس پر جو ردّعمل، اظہار تھا وہ روایت کرتے ہیں۔ ایک تو حضرت مسیح موعود کا اظہار تھا کہ پانی میں ڈالوں، آگ میں ڈالوں تو کود جائیں گے۔ خلیفہ اوّل کے اظہار کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں کہ) اُسی دن بعدہٗ صلوٰۃ عصر حضرت خلیفہ اول درس قرآن کے وقت فرمانے لگے (نمازِ عصر کے بعد جو درسِ قرآن تھا اُس میں فرمانے لگے) کہ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ مجھ سے بولا تک نہیں جاتا۔ ایک میرا آقا ہے۔ مجھے ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ وہ میری نسبت ایسا خیال رکھتا ہے کہ اگر میں نورالدین کو آگ میں ڈالوں تو انکار نہیں کرے گا۔ پانی میں ڈبوؤں تو انکار نہیں کرے گا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 398-397روایت حضرت اللّٰہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر)

حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ: ماسٹر اللہ دتہ صاحب ریٹائرڈ سکول ماسٹر حال قادیان محلّہ دارالرحمت نے جبکہ وہ گوجرانوالہ میں قلعہ دیدار سنگھ (سکول) میں نائب مدرس تھے، مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ قادیان میں مَیں گیا ہوا تھا تو (بیت) مبارک میں حضور احباب میں تشریف فرما تھے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی وہاں پر موجود تھے۔ حضور نے اُن کی طرف (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت حکیم مولانا نورالدین کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ شخص میرا سچا عاشق ہے۔ اس کے بعد جب (بیت) سے باہر آئے تو مولوی صاحب نے چوک میں وعظ کے رنگ میں بیان کیا کہ جس شخص کو اُس کا معشوق یہ کہہ دے کہ میرا یہ عاشق ہے اس کو اور کیا چاہئے؟۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ26۔ روایت حضرت ماسٹر ودھاوے خاں صاحب)

حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب ولد عمر بخش صاحب فرماتے ہیں: ایک دفعہ یہاں (قادیان) آیا ہوا تھا۔ تعطیلات کے دو تین دن باقی تھے۔ میں حضور سے اجازت لے کر روانہ ہو کر جب خاکروبوں کے محلے کے باہر بٹالہ کے راستے پر چلا گیا تو آگے جانے کو دل نہ چاہا۔ وہیں کھیت میں بیٹھ گیا اور چلاّ چلاّ کر زار و زار رویا اور واپس آ گیا۔ (جانے کو دل نہیں کر رہا تھا، ایک بے چینی تھی اور بہرحال بیٹھ کر رو کے وہیں سے واپس آ گیا) موسمی تعطیلات ختم کر کے پھر گیا۔ یہ حضور کی محبت کا اثر تھا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 146-147روایت حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب)

حضرت مولوی محبّ الرحمٰن صاحب بیان فرماتے ہیں کہ: مَیں حضرت والد صاحب کے ہمراہ ننانوے (1899ء میں) قادیان گیا۔ بٹالہ سے یکّے پر سوار ہو کر ہم قادیان پہنچے، جس وقت یکّہ مہمان خانے کے دروازے پر پہنچا تو والد صاحب یکّہ پر سے کود کر بھاگتے ہوئے چلے گئے۔ یکّے والے نے اسباب باہر نکالا (سامان نکالا) اور مَیں وہاں حیران کھڑا تھا کہ والد صاحب خلافِ عادت اس طرح کود کر بھاگ گئے ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ تھوڑے عرصے میں حافظ حامد علی صاحب باہر آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ اسباب میاں حبیب الرحمٰن صاحب کا ہے؟ مجھ سے ہاں میں جواب سن کر وہ اسباب مہمان خانے میں لے گئے اور مَیں بھی ساتھ چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد والد صاحب واپس تشریف لے آئے۔ اگلے روز صبح کو بعد نماز فجر والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ حضرت مسیح موعود کے مکان پر لے گئے۔ کمرے کے دروازے پر پہنچنے پر حضرت صاحب نے دروازہ خود کھولا۔ ہم اندر کمرے میں داخل ہوئے جو بیت الفکر کے ساتھ والا کمرہ ہے۔ حضرت مسیح موعود تخت پوش پر جس کے سامنے ایک میز رکھی تھی اور اس پر بہت ساری کتابیں تھیں، وہاں تشریف فرما ہوئے۔ ہم دونوں ایک چارپائی پر بیٹھ گئے جو قریب میں ہی تھی۔ والد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ بہت دیر تک باتیں کیں۔ اس کے بعد والد صاحب نے عرض کیا کہ میں محبّ الرحمٰن کو بیعت کے لئے لایا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کی تو بیعت ہی ہے۔ (یعنی باپ نے کر لی تو اُس کے ساتھ ہی بچے بھی شامل ہو گئے، اس لئے بیعت تو پہلے ہی ہے) والد صاحب نے عرض کیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ بیعت کر لے تو دعاؤں میں شامل ہو جائے گا۔ فرمایا اچھا آج شام کو بیعت لے لیں گے۔ چنانچہ اُس دن شام کو بعد نماز مغرب خاکسار نے اور بھی بہت دوستوں کے ساتھ بیعت کی۔ بیعت کرنے کے بعد پھر ایک نیا احساس پیدا ہوا ہے۔ کہتے ہیں اُس وقت مَیں سمجھا کہ والد اُس روز جس دن ہم پہنچے تھے، یکّے سے والہانہ طریق پر اتر کر حضرت مسیح موعود سے ملنے ہی گئے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ یہ عشق و محبت تھا جس نے انہیں بے چین کیا اور اترتے ہی سیدھے حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ والد صاحب کا معمول تھا کہ قادیان پہنچتے ہی پہلے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور روزمرہ صبح کے وقت بھی علیحدگی میں حاضر خدمت ہوتے تھے۔

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 9صفحہ85-84 روایت مولوی محب الرحمٰن صاحب)

حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ میرے لڑکے عبدالمجید نے جس کی عمر اس وقت قریباً چار برس کی تھی۔ اس بات پر اصرار کیا کہ میں نے حضرت صاحب کو چمٹ کر یعنی ''جپھی'' ڈال کر ملنا ہے۔ اُس نے مغرب کے وقت سے لے کر صبح تک یہ ضد جاری رکھی اور ہمیں رات کو بہت تنگ کیا۔ صبح اُٹھ کر پہلی گاڑی میں اُسے لے کر بٹالہ پہنچا اور وہاں سے ٹانگے پر ہم قادیان گئے اور جاتے ہی حضرت صاحب کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ عبدالمجید آپ کو ملنا چاہتا ہے۔ گلے ملنا چاہتا ہے یا ''جپھی'' ڈالنا چاہتا ہے۔ (چھوٹا سا بچہ ہی تھا۔ چار سال عمر تھی) حضور اس موقع پر باہر تشریف لائے اور عبدالمجید آپ کی ٹانگوں کو چمٹ گیا اور اس طرح اُس نے ملاقات کی اور پھر وہ چار سال کا بچہ کہنے لگا کہ ''ہن ٹھنڈ پے گئی اے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ12 روایت حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب)

حضرت میاں عبدالغفار صاحب جرّاح بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت صاحب سیڑھیوں سے تشریف لائے اور احمدیہ چوک میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ حضور نے اپنی سوٹی کمر کے ساتھ لگا کر اُس پر ٹیک لگائی۔ مَیں اُس وقت حضرت خلیفہ اول کے شفاخانے پر کھڑا تھا۔ مَیں نے حضور کو دیکھ کر اپنے والد صاحب کو کہا کہ بابا! حضرت صاحب آ گئے۔ والد صاحب نے کہا: اونچے مت بولو۔ لوگ آواز سن کر دوڑ آئیں گے اور جمگھٹا ہو جائے گا اور ہمیں حضور کی باتیں سننے کا لطف نہیں آئے گا۔ (یہ بھی عشق و محبت کی باتیں ہیں کہ ہمارے درمیان اور حضرت مسیح موعود کے درمیان اور لوگ حائل نہ ہو جائیں یا زیادہ لوگ نہ آ جائیں، یا اتنے لوگ پہلے ہی اکٹھے ہو جائیں کہ ہم اُن تک پہنچ نہ سکیں)۔ چنانچہ کہتے ہیں وہ اٹھے۔ حضور سے مصافحہ کیا۔ حضرت صاحب نے میرے والد صاحب کو کہا کہ میاں غلام رسول! کوئی امرتسر کی باتیں بتایئے۔ والد صاحب نے کہا کہ حضور! لوگ درمیان میں اور باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ (جب مَیں غریب آدمی بولنا شروع کروں گا تو اَور لوگ آ جائیں گے۔ دوسری باتیں شروع کر دیں گے۔ میری باتیں بیچ میں رہ جائیں گی) حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آج تمہاری ہی بات ہوگی اور کسی کی نہیں ہو گی۔ حضور اُس دن جس طرف محلّہ دارالانوار ہے، سیر کے لئے تشریف لے گئے، جہاں اب حضرت صاحب کی کوٹھی بھی ہے۔ جب وہاں پہنچے تو خواجہ کمال الدین صاحب کے سسر خلیفہ رجب الدین صاحب نے کشمیری زبان میں کہا کہ اب خاموش ہو جاؤ۔ ہم نے بھی باتیں کرنی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج میاں غلام رسول کی بات ہو گی اور کسی کی نہیں ہو گی۔ اُن کو بھی چپ کرا دیا اور باتیں (-) کے متعلق ہوتی رہی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ والد صاحب نے سنایا کہ میں حضور کے ساتھ امرتسر

کے ایک (-) کی بات کر رہا تھا کہ اُس نے مجھے کہا کہ تم مرزا صاحب کو چھوڑ دو۔ہم تمہیں بہت سا روپیہ جمع کر دیں گے۔مگر مَیں نے کہا (سوچ ہے ناں، انہوں نے جواب دیا) کہ فلاں سوداگر نے ایک عورت رکھی ہوئی ہے مگر وہ اُس عورت کو نہیں چھوڑ سکتا تو میں خدا کے نبی کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 40-39۔ روایت حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراح)

(یعنی دنیادار اپنے دنیاوی عشق کی خاطر دنیا بھی برباد کر رہا ہے اور آخرت بھی برباد کر رہا ہے۔ بدنامی بھی ہو رہی ہے تو مَیں تو خدا کی محبت کی خاطر خدا کے نبی کے تعلق اور عشق میں گرفتار ہوں، اس کو کس طرح چھوڑ دوں۔اسی سے تو میری دنیا بھی سنورنی ہے اور میری آخرت بھی سنورنی ہے)۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ: ایک میرے بھائی مہر علی صاحب آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے۔وہ بیمار ہو گئے۔ چھ ماہ تک دست آتے رہے۔ہم علاج کرتے رہے۔جب کوئی افاقہ نہ ہوا اور ہم بالکل نا امید ہو گئے تو اُس کو قادیان لے آئے۔حضرت صاحب کو الہام ہو چکا تھا کہ مَیں اس جگہ ایک پیارے بچے کا جنازہ پڑھوں گا اور حضور اس الہام کو اپنے بچوں میں سے ہی کسی ایک کے متعلق سمجھا کرتے تھے۔مگر مہر علی کو یہاں لایا گیا تو حضور نے اُس کا مہینہ ڈیڑھ مہینہ علاج کیا۔ کچھ ٹھیک ہو گیا مگر حضور کو الہام ہوا کہ یہ بچہ بچ نہیں سکے گا۔اس پر آپ نے حافظ حامد علی کو کہا کہ اس بچے کو یعنی اپنے بھائی کو گھر لے جاؤ۔ یہ بچ نہیں سکے گا۔اور اگر یہاں فوت ہوا تو تمہارے رشتہ داروں کو یہاں آنے کی تکلیف ہو گی۔ ہم نے ڈولی تیار کروائی۔اُسے ڈولی میں بٹھایا اور بازار تک لے گئے۔مگر اُس نے کہا کہ مَیں ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ بارہ تیرہ سال کا بچہ تھا۔اُس بچے نے کہا کہ مرنا ہے تو یہیں مرنا ہے۔مَیں تو مرزا صاحب کی خدمت میں ہی رہوں گا۔اور اگر تم نے واپس نہ کیا تو میں چھلانگ لگا دوں گا جو مجھے اُٹھا کے لے جا رہے ہو۔ چنانچہ ہم اُسے واپس لائے اور حضرت صاحب کو اطلاع بھجوائی۔فرمایا اچھا رہنے دو۔ یہ یہاں ہی فوت ہو گا۔مگر یہ خیال رکھنا کہ چلتا پھرتا مرے گا۔ یہ نہ سمجھنا کہ بیمار ہو گا، لیٹا ہوا۔اچانک وفات ہو جانی ہے۔ لیٹا ہوا نہیں مرے گا۔جس دن اُس نے مرنا تھا۔بازار چلا گیا اور دودھ پیا اور شام کے قریب گھر آیا۔ ماں کو کہنے لگا کہ ماں اب دیا گل ہو چلا ہے۔ والدہ سمجھی کہتا ہے شام ہو گئی ہے۔ دیا جلاؤ۔ مگر اُس نے کہا کہ میرا مطلب یہ نہیں، یہ مطلب ہے۔اُس کو بھی خبر پہنچ گئی تھی۔ والدہ نے اُسے کھڑے کھڑے چھاتی سے لگایا۔مگر اُسی حالت میں اُس کی جان نکل گئی۔حضرت صاحب نے جنازہ پڑھایا اور یہیں تدفین کی۔ کہتے ہیں جنازہ اس قدر لمبا پڑھایا کہ ہم لوگ تھک گئے۔لوگ رو رہے تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 67-66۔روایت حضرت شیخ زین العابدین برادر حافظ حامد علی صاحب)

حضرت میاں عبدالرزاق صاحب بیان کرتے ہیں۔مَیں بڑی خواہش سے (وہ) مقدمہ سننے کے لئے (جو جہلم کا مشہور مقدمہ ہے) حضور کی تشریف آوری سے ایک دن پہلے جہلم پہنچ گیا۔ گاڑی کے آنے سے دو گھنٹے پیشتر سٹیشن پر پہنچ گیا تھا۔ میں نے سٹیشن پر نظارہ دیکھا ہے کہ دس دس فٹ پر پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔لوگوں دیواروں پر چڑھنے کی کوشش کرتے تھے مگر پولیس اندر نہیں جانے دیتی تھی۔ گاڑی آنے کے وقت اس قدر ہجوم ہو گیا کہ آخر پولیس کامیاب نہ ہو سکی۔ تمام خلقت دیواریں پھاند کر اندر چلی گئی۔ جب حضرت صاحب گاڑی سے اترنے لگے تو ایک گلی باہر تک پولیس کی مدد سے احمدی دوستوں نے بنا دی۔اس گلی میں سب سے پہلے چوہدری مولا بخش صاحب جو سیالکوٹ کے مشہور احمدی تھے گزرے اور گاڑی تک گئے۔اُن کے بعد حضرت صاحب تشریف لے گئے اور ساتھ ہی مولوی عبداللطیف صاحب شہید کابل والے اور مولوی محمد احسن صاحب بھی تھے اور بند گاڑی میں بیٹھ گئے۔ گاڑی کا چلنا ہجوم کے سبب سے بہت ہی مشکل ہو گیا۔ اُس وقت غلام حیدر تحصیلدار نے بہت ہی محبت کے ساتھ انتظام شروع کیا۔ایک تو پولیس کو انتظام کرنے کے لئے زور دیا اور دوسرے خلقت کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ وہ ہنٹر ہاتھ میں لے کر جلال کے ساتھ چکر لگا رہا تھا۔ ہمارا دل تو اس وقت غمگین تھا کہ خدا کرے حضور خیریت سے کوٹھی پر پہنچ جائیں۔اُس وقت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی جو گاڑی کے آگے آگے ایک بیگ بغل میں دبائے ہوئے چل رہے تھے کسی وقت جوش میں آ کر یہ بھی کہہ دیتے تھے۔(کہتے ہیں مجھے واقعہ یاد ہے) کہ ''کیڑی کے گھر نارائن آیا'' حتی کہ حضرت صاحب کوٹھی پر پہنچ گئے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 159-158۔ روایت میاں عبدالرزاق صاحب)

حضرت میاں وزیر محمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ: مَیں جس روز آیا، ایک اور شخص بھی میرے ساتھ تھا جو یہاں آ کر بیمار ہو گیا اور میں جو بیمار تھا تندرست ہو گیا۔ پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں چند لقمے کھاتا تھا اور وہ بھی ہضم نہ ہوتے تھے مگر یہاں آ کر دو روٹی ایک رات میں کھا لیتا تھا۔ واپس امرتسر گیا۔ پھر وہی حالت ہو گئی۔ پہلی دفعہ جو حضرت صاحب کی زیارت ہوئی تو (بیت) مبارک کے ساتھ کے چھوٹے کمرے میں وضو کر رہا تھا کہ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے۔ جونہی حضور کا چہرہ دیکھا تو عقل حیران ہو گئی اور خدا کے سچے بندوں کی سی حالت دیکھ کر بے خود ہو گیا۔ جمعہ کے دن میں کچھ ایسی حالت میں تھا کہ حضرت صاحب کے نزدیک کھڑے ہو کر (بیت) اقصیٰ میں نماز پڑھی۔اُس وقت حضرت صاحب کی ایک توجہ ہوئی۔اُس کے بعد میں بہت سخت رویا۔ (یعنی ایک نظر سے دیکھا، توجہ سے دیکھا، اُس کا ایسا اثر ہوا کہ مَیں بہت سخت رویا، نماز میں بھی اور نماز سے پہلے بھی۔) کہتے ہیں کہ صوفیاء کے مذہب میں یہ غسل کہلاتا ہے۔عصر کے وقت جب حضور سے پھر ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا حضور! اب اچھا ہو گیا ہوں۔ پہلے وقت جب ہم قادیان آئے تو اُس وقت کوئی لنگر خانہ نہیں تھا۔(یعنی پہلی دفعہ جب آئے ہیں) حضرت صاحب کے گھر سے روٹی اور اچار آیا، وہ کھایا۔اُس وقت وہ کمرہ جس میں آجکل موٹر ہے اُس میں پریس تھا۔مہمان بھی وہیں ٹھہر جاتے تھے۔مَیں بھی وہیں ٹھہرا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 180-179۔ روایت میاں وزیر محمد خاں صاحب)

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب بیان کرتے ہیں کہ میر مہدی حسین فرماتے ہیں۔ایک مرتبہ مجھے حضرت مسیح موعود نے برف لینے کے لئے امرتسر بھیجا۔راستے میں ریل میں بیٹھے ہوئے میں نے سر جو باہر نکالا تو میری ٹوپی جو ململ کی تھی، سر نکالنے سے اُڑ گئی۔امرتسر سے میں جب برف لے کر واپس آیا تو میر ناصر نواب صاحب نے کہا کہ کیا تم کو کسی نے مارا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔انہوں نے کہا کہ پھر ننگے سر کیوں ہو؟ میں نے کہا میری ٹوپی رستے میں اُڑ گئی ہے۔انہوں نے جا کر حضرت صاحب سے ذکر کر دیا۔حضرت صاحب نے فرمایا۔ہاں ہم ٹوپی دیں گے۔مَیں نے پھر مطالبہ نہ کیا بلکہ ایک دو آنے کی ٹوپی خرید لی۔(دو آنے میں ایک ٹوپی ملتی تھی وہ لے لی اور سر پر رکھ لی۔) کوئی چھ ماہ کے بعد حضرت صاحب نے ایک ٹوپی اور ایک الپاکا کا کوٹ اور ایک پاپوش عطا فرمائے۔ (الپاکا ایک جانور ہے ساؤتھ امریکہ میں ہوتا ہے جس کی اون سے بڑا نفیس عمدہ گرم کپڑا بنتا ہے تو اُس کا کوٹ اور ایک پاپوش، جوتی عطا فرمائی۔) کوٹ کو تو مَیں نے پہن لیا اور وہ جلدی پھٹ گیا اور ٹوپی میں نے سر پر رکھ لی۔ جوتی جو تھی مَیں نے اپنے والد صاحب کو پہنا دی۔گھر جاتے ہوئے رستے میں ایک شخص ڈپٹی رینجر نے مجھے کہا کہ میر صاحب! آپ کے سر پر جو ٹوپی ہے وہ میلی ہو گئی ہے، میں آپ کو امرتسر سے نئی ٹوپی لا دیتا ہوں۔ میں نے کہا اس کے مرتبہ کی ٹوپی کہیں نہیں مل سکتی۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ کہنے لگا وہ کس طرح؟ میں نے کہا یہ مسیح پاک کے سر پر دو سال رہی ہے۔اُس نے کہا اچھا۔وہ نیک فطرت تھا۔چنانچہ وہ بھی بعد میں پھر حضور کا مرید ہو گیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 180-179۔ روایت میاں وزیر محمد خاں صاحب)

حضرت مولوی عزیز دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جتنی دفعہ مجھے حضرت صاحب سے آ کر ملاقات کا موقع ملا، قریباً پچاس ساٹھ یا ستر دفعہ کا واقعہ ہو گا۔آتے ہی حضرت صاحب کے پاس اپنی پگڑی اتار کر رکھ دیتا تھا اور حضرت صاحب کے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر ملتا تھا اور جب تک میں ہاتھ نہیں چھوڑتا تھا حضرت صاحب نے کبھی ہاتھ کھینچنے کی کوشش نہیں کی۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ میری عمر اکاسی سال کی ہے، میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔البتہ قادیان میں ہی ایک دو چوٹیں معمولی سی لگی ہیں۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 219-218۔ روایت مولوی عزیز دین صاحب)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود جب (بیت) مبارک میں نماز سے فارغ ہو کر تشریف رکھتے تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہتی، کیونکہ ہم یہ جانتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نکات بیان فرما کر محبتِ الٰہی کے جام ہم پئیں گے اور ہمارے دلوں کے زنگ دور ہوں گے۔ سب چھوٹے بڑے ہمہ تن گوش ہو کر اپنے محبوب کے پیارے اور پاک منہ کی طرف شوق بھری نظروں سے دیکھا کرتے تھے کہ آپ اپنے رُخ مبارک سے جو بیان فرمائیں گے اُسے اچھی طرح سُن لیں۔ یہ حال تھا آپ کے عشاق کا کہ آپ کی باتوں کو سننے سے کبھی ہم نہ تھکے اور حضرت اقدس کبھی اپنے دوستوں کی باتیں سننے سے نہ گھبراتے تھے اور نہ روکتے تھے۔میں نے کبھی آپ کو سرگوشی سے باتیں کرتے نہیں دیکھا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 94 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب)

بدرالدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی۔ حضرت سراج بی بی صاحبہ دختر سید فقیر محمد صاحب افغان جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردوں میں سے تھے، اُن کی روایت بیان کرتے ہیں (چھوٹی بچیوں میں بھی حضرت مسیح موعود کی یہ محبت کیا تھی؟ اُس کا بیان ہو رہا ہے) کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود تنہا باغ میں اُس راستے پر چہل قدمی فرما رہے تھے جو آموں کے درختوں کے نیچے جنوباً شمالاً واقع ہے اور ایک کنویں کے متصل جو اَب متروک ہے ایک دروازے کے ذریعے جناب مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ میں کھلتا ہے۔ مَیں بھی حضور کے پیچھے پیچھے چلتی تھی۔ (باغ میں چہل قدمی ہو رہی تھی، سیر کر رہے تھے، ٹہل رہے تھے، میں بھی حضور کے پیچھے پیچھے چلتی تھی) اور جہاں جہاں حضور کا قدم پڑتا تھا بوجہ محبت کے اُنہی نقشوں پر مَیں بھی قدم رکھتی جاتی تھی۔ مجھے یہ پتہ تھا کہ ایسا کرنے میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

کہتی ہیں میری آہٹ سن کے حضرت مسیح موعود نے میری طرف دیکھا اور پھر دوبارہ چلنا شروع کر دیا‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 317-316 روایت حضرت سراج بی بی صاحبہ بزبان بدر الدین احمد صاحب)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ: ہم سب بھی قادیان شریف سے دوستوں کے جلسہ پر جانے سے دوسرے روز ہی اپنے گھر کو واپس آ گئے۔ غالباً تین چار ماہ بعد یکا یک ہم لوگوں کو خبر لگی کہ حضرت مسیح موعود کا لاہور میں وصال ہو گیا ہے۔ میرے خسر قاضی زین العابدین صاحب اس خبر کو سن کر دیوانوں کی طرح ہو گئے۔ ہمیں کچھ نہ سوجھتا تھا۔ ہم اسی حالت میں سٹیشن سرہند پر پہنچے۔ وہاں ایک اسٹیشن کے بابو نور احمد صاحب سے قاضی صاحب نے کہا کہ آپ لاہور کو تار دے کر دریافت کریں کہ کیا واقعی وہ بات درست ہے کہ حضرت مسیح موعود کا وصال ہو گیا ہے؟ ہماری ایسی حالت کو دیکھ کر بہت سے غیر احمدی ہمارے پیچھے ہنسی مذاق کرتے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ جو جس کے دل میں آتا تھا بکواس کرتا تھا۔ ہم غم کے مارے دیوانوں کی طرح پھر اپنے گھر کو آ گئے اور غیر احمدی بہت دور تک ہنسی مذاق کرتے ہوئے ہمارے پیچھے آئے۔ آخر جھک مار کر واپس چلے گئے۔ یہ واقعہ احمدی جماعت کے لئے بہت دردناک اور جان گھلا دینے والا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نور الدین صاحب منتخب ہوئے۔ ہم سب نے اپنی اپنی بیعت کے خطوط روانہ کر دیئے۔ جب ہم حضرت مسیح موعود کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پر گئے تو جہاں حضرت اقدس مسیح موعود کو بیٹھے یا کھڑے دیکھا تھا، اُن جگہوں کو خالی دیکھ کر دل قابو سے نکلا جاتا تھا۔ ہر وقت آنکھیں پُرنم رہتی تھیں۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ہوا تھا جو آجکل کے جلسوں کو دیکھتے ہوئے معمولی سا جلسہ تھا۔ اس میں خواجہ کمال الدین صاحب، مرزا یعقوب بیگ صاحب، مولوی صدر الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب پیش پیش نظر آتے تھے اور سب کی نظریں اُنہیں پر پڑتی تھیں۔ (یعنی جماعت کے افراد کی نظریں اُنہی پر پڑتی تھیں) واقعی اُس وقت سوائے اُن لوگوں کے کوئی دوسرا قابل نظر ہی نہیں آتا تھا اور یہی لوگ منتظم تھے۔ شروع جلسے پر پہلے تلاوتِ قرآن ہوئی۔ پھر ایک نظم برادرم منشی سراج الدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھی۔ پھر ایک نظم ایک شخص نے پڑھی۔ اُس کے بعد حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے تقریر کی۔ خلیفہ اول کے زمانے کی بات ہے۔ (خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد پہلے جلسے میں تقریر کی) اُس میں آپ نے بیان فرمایا کہ فرعون کے ظلم وستم کی وجہ سے جو بنی اسرائیل کے آنسو نکلے تھے ایک دن وہ آنسو دریا بن کر فرعون کو لے ڈوبے۔ (پس اضطراری حالت میں اور تکلیف کی حالت میں جو آنسو نکلتے ہیں، وہ پھر بڑے نتائج بھی نکالنے والے ہوتے ہیں۔ جماعت کو بھی خاص طور پر پاکستان کی جماعتوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آجکل ایسے ہی آنسو نکالنے کا وقت ہے) کہتے ہیں جو بنی اسرائیل کے آنسو نکلے تھے ایک دن وہ آنسو دریا بن کر فرعون کو لے ڈوبے۔ حضور عالی نے یہ تقریر ایسی عمدگی سے ادا کی کہ سامعین پر وجدانی کیفیت طاری تھی۔ جب آپ کی یہ تقریر ختم ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل فرمایا کہ میاں محمود احمد صاحب نے تو ایسی تقریر کی کہ میرے ذہن میں بھی کبھی یہ مضمون نہیں آیا۔ پھر فرمایا دوستوں کو چاہئے کہ قدرتِ ثانی کے لئے دعا فرمائیں یعنی ہمیشہ یہ قدرتِ ثانی جاری رہے۔ چنانچہ اُسی وقت دعا کی گئی اور آپ نے اُس وقت یہ بھی فرمایا کہ میاں صاحب کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نظر بد سے محفوظ رکھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 367 تا 369. روایت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولی)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں۔ مَیں جب (بیت) مبارک میں جا کر نماز ادا کرتا ہوں تو نماز میں وہ حلاوت اور خشیت اللہ دل میں پیدا ہوتی ہے کہ دل محبتِ الٰہی سے سرشار ہو جاتا ہے۔ مگر میرے دوستو! جب اس نورِ الٰہی کے دیکھنے سے آنکھیں محروم رہتی ہیں تو مجھے کرب بے چین کر دیتا ہے اور وہ صحبت یاد آ کر دل درد سے بھی پُر ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ اُس نورِ الٰہی کو دیکھ کر دل کی تمام تکلیفیں دور ہو جاتی تھیں اور حضرت اقدس کے پاک اور منور چہرے کو دیکھ کر نہ کوئی غم ہی رہتا ہے اور نہ کسی کا گلہ شکوہ ہی رہتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب ہم جنت میں ہیں اور آپ کو دیکھ کر ہماری آنکھیں اُکتاتی نہ تھیں۔ ایسا پاک اور منور رُخِ مبارک تھا کہ ہم نوجوان پانچوں نمازیں ایسے شوق سے پڑھتے تھے کہ ایک نماز کو پڑھ کر دوسری نماز کی تیاری میں لگ جاتے تھے تا کہ آپ کے بائیں پہلو میں ہمیں جگہ مل جاوے اور ہم نوجوانوں میں یہی کشمکش رہتی تھی کہ حضرت اقدس کے پاس ہی جگہ نصیب ہو اور آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ اللہ اللہ! وہ کیسا مبارک اور پاک وجود تھا جس کی صحبت نے ہمیں مخلوق سے مستغنی کر دیا اور ایسا صبر دے دیا کہ غیروں کی محبت سے ہمیں نجات دلا دی اور ہمیں مولیٰ ہی کا آستانہ دکھا دیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 83-82 و 89 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق دیتے ہوئے آپ کے ساتھ اخوت اور تعلق اور محبت کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس رشتے کی وجہ سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے والے بھی ہوں۔

اس وقت میں نماز جمعہ کے بعد دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا، دونوں قادیان کی دو بزرگ خواتین کے جنازے ہیں۔

پہلا جنازہ جو ہے مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم قادیان کا ہے۔ 4/مئی کو پچاسی سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔ آپ مستری ناظر الدین صاحب کی بیٹی اور حضرت میاں فتح دین صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں اور حضرت مسیح موعود کے خاندان میں حضرت امّاں عائشہ جو معروف ہیں۔ اماں جان نے حضرت اماں عائشہ کو بیٹی بنایا ہوا تھا، اُن کی بھانجی تھیں۔ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب کی بیگم صاحبہ سے بڑا خاص تعلق تھا اور انہوں نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ، بڑی تکلیف کے ساتھ، لیکن خوشی سے اور بشاشت سے درویشی کا زمانہ گزارا ہے۔ مرحومہ نے 1944ء میں وصیت کرنے کی توفیق پائی تھی۔ آپ کو لمبا عرصہ لجنہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحومہ کے چار بیٹے تھے جن میں سے بڑے بیٹے حمید الدین صاحب شمس مرحوم (مربی) سلسلہ تھے جو سینتالیس سال کی عمر میں ان کی زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ ان کے دوسرے بیٹے وحید الدین صاحب بھی واقفِ زندگی ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹے رشید الدین صاحب بھی صدر عمومی کے طور پر کام کرتے رہے۔ اسی طرح نصیر الدین صاحب بھی ان کے ایک بیٹے ہیں وہ بھی وہیں کام کر رہے ہیں۔ ان کے دامادوں میں سید عبداللہ صاحب بھاگلپور کے زون کے امیر ہیں۔ داماد عبدالتقی صاحب امورِ عامہ میں کام کرتے ہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور نماز تہجد اور روزانہ تلاوت قرآنِ کریم کی بہت پابند تھیں۔ قادیان میں خالہ رشیدہ کے نام سے معروف یہ خاتون بیگم مرزا وسیم احمد کے ساتھ ہر جگہ ہر خوشی وغمی میں لوگوں کے گھروں میں جایا کرتی تھیں۔ میاں وسیم احمد صاحب کی چھوٹی بیٹی نے مجھے لکھا کہ بڑی سادگی سے انہوں نے تمام زندگی گزاری۔ ان کے خاوند کو جب انجمن سے ریٹائرمنٹ ہوئی تو اُس وقت ایک بڑی رقم جو پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی ہوتی ہے وہ ملی۔ انہوں نے سوچا کہ مَیں نے کبھی اپنی بیوی کو کچھ بنا کے نہیں دیا۔ زیور کچھ چوڑیاں بنا کے دیں یا سونے کے ٹاپس بنا کے دیئے اور اسی وقت چند ہفتوں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نئے مراکز کی تحریک کی تو آپ نے وہ لا کے دے دیئے اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم کو کہا کہ مَیں نے ساری عمر سونا نہیں پہنا تو اب پہن کے مَیں نے کیا کرنا ہے اور یہ رکھ لیں۔ اس چندے کا جو انتظام تھا اور جو زیورات وغیرہ آ رہے تھے، وہ ان کے خاوند کے سپرد تھا۔ انہوں نے جب دیکھا یہ ٹاپس میری بیوی کی طرف سے آئے ہیں تو انہوں نے انتظامیہ سے کہہ کے خود قیمت ادا کر دی۔ کچھ رقم اُن کے پاس تھی کہ مَیں نے بیوی کو بنا کے دیئے تھے اور قیمت ادا کر کے پھر واپس اپنی بیوی کو دے دیئے۔ چند ہفتوں کے بعد دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک کی تو پھر انہوں نے وہی ٹاپس پیش کر دیئے۔ اُس وقت ان کے خاوند کے پاس بھی گنجائش نہیں تھی۔ تو بہرحال جو انہوں نے کہا تھا کہ ساری عمر مَیں نے کچھ سونا نہیں پہنا۔ کبھی نہیں پہنا تو اب بھی نہیں پہنوں گی۔ اللہ کی راہ میں دے دیا۔

دوسرا جنازہ مکرمہ نذر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سیف خان صاحب انڈیا کا ہے۔ یہ 9 مئی کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ ان کے خاوند نے 1962ء میں قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا۔ بڑے مخلص تھے۔ مخالفت کے باوجود یہ دونوں احمدیت پر قائم رہے۔ نمازوں کی پابند، ملنسار، غریب پرور خاتون تھیں۔ سادگی سے زندگی گزاری۔ ایک درجن سے زائد یتیم اور نادار بچوں کی کفالت اور پرورش کی۔ مرکزی نمائندگان کی بڑی خاطر مدارات کیا کرتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی ہے۔ آپ کے تین بیٹے سلسلہ کے خادم اور واقفِ زندگی ہیں۔ بڑے بیٹے نسیم خان صاحب قادیان میں ناظر امورِ عامہ ہیں۔ دوسرے بیٹے کلیم خان صاحب (مربی) ہیں۔ اسی طرح وسیم خان صاحب ہیں۔ یہ سب واقفینِ زندگی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان ہر دو مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ وفا کا تعلق اور اخلاص کا تعلق رہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم عبدالسمیع حسنی صاحب ایڈووکیٹ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نظر کمزور ہوگئی ہے۔قرآن مجید کی تلاوت اور الفضل پڑھنے میں بھی دقت ہوتی ہے۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔نیز یہ کہ انجام بخیر ہو۔آمین

مکرم عبدالعلیٰ صاحب (المعروف علی فروٹ والے) دارالعلوم غربی ثناء اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ عنایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم کو شوگر اور پھیپھڑوں کی تکلیف ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے محترمہ والدہ صاحبہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم ناصر احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری پھوپھو جان مکرمہ رضیہ ادریس صاحبہ زوجہ مکرم سلطان محمد ادریس صاحب آسٹریلیا میں کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں اور ان دنوں شدید بیمار ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد اور کامل شفایابی عطا فرمائے۔آمین

مکرم ملک مسعود احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم ملک حبیب احمد صاحب ولد مکرم ملک صادق الحسن صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ تقریباً دو ماہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔مختلف ٹیسٹوں کے باوجود ابھی تک بیماری کی تشخیص نہیں ہوسکی۔بخار متواتر ہوجاتا ہے۔

اسی طرح خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ملک منصور احمد صاحب رہتاسی ذہنی اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے دونوں کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم ڈاکٹر سہیل مختار احمد صاحب ڈیفنس لاہور کے بڑے بھائی مکرم گل ریز مختار صاحب گلاسگو یو۔کے کا دل کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔احباب جماعت سے شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں کہ خاکسارہ کی بیٹی محترمہ منصورہ عنصر صاحبہ اہلیہ مکرم عنصر احمد صاحب لندن یو کے کی آنکھ میں تکلیف ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عشرت محمود احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم طارق محمود احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب آف صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ جو عرصہ اڑھائی سال سے ٹورانٹو کینیڈا میں مقیم تھے اور گزشتہ چھ ماہ سے ٹرک چلا رہے تھے۔8 جون 2012ء کو دوران سفر سامنے سے آتے ہوئے ٹرک کو بچاتے ہوئے حادثے کی وجہ سے وفات پاگئے۔آپ کی عمر 42 سال تھی۔میت کو ربوہ لایا گیا اور مورخہ 17 جون 2012ء کو بعد نماز مغرب بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام ربوہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب سابق صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔مرحوم نماز کے پابند، خلافت سے بے پناہ عقیدت رکھنے والے، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نہایت مخلص احمدی تھے۔مرحوم نہایت خوش اخلاق، خوش لباس عزیز واقارب اور دوست احباب میں نہایت مقبول انسان تھے۔مرحوم نے آخری سفر پر روانہ ہونے سے قبل اہلیہ صاحبہ اور دوست احباب کو بتایا تھا کہ شاید یہ آخری سفر ہو۔خلافت سے بڑی عقیدت تھی کہتے تھے کہ حضور انور کینیڈا تشریف لا رہے ہیں۔جتنے دن حضور انور کینیڈا میں قیام فرمائیں گے اتنے دن کام پر نہیں جاؤں گا اور اگر چھٹی نہ ملی تو یہ کام ہمیشہ کیلئے ہی چھوڑ دوں گا۔مرحوم نے لواحقین میں بیوہ مکرمہ ساجدہ طارق صاحبہ، بزرگ والد محترم چوہدری محمد شفیع صاحب، ہمشیرہ محترمہ رفعت تنویر صاحبہ اور خاکسار سوگوار چھوڑے ہیں۔تمام عزیز واقارب اور دوست احباب جنہوں نے خود آکر یا بذریعہ فون تعزیت کی ہے۔خاکسار ان سب کا بے حد شکرگزار ہے اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

ولادت

مکرمہ منزہ ولی سنوری صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم غربی ربوہ اہلیہ مکرم ولی الرحمٰن سنوری صاحب سابق کارکن وکالت دیوان تحریک جدید حال کینیڈا تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم کے ساتھ خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم ھبۃ الرحمٰن سنوری صاحب اور مکرمہ آمنہ کوثر صاحبہ کو ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے بعد 26/اپریل 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کاشف رحمٰن عطا فرمایا ہے۔اور مکرم وقف نو سکیم میں بھی شامل ہے نومولود حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود، مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری صاحب، محترم حکیم ظفر احمد فاروقی صاحب اور مکرم محمد احسان الٰہی جنجوعہ صاحب کی نسل سے ہے نیز محترم رفیع احمد فاروقی صاحب حال کینیڈا کا نواسہ ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک سیرت خادم دین بنائے۔صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔دینی ودنیاوی ترقیات کا وارث ہو خلافت سے وابستہ رکھے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔جماعت کیلئے بابرکت وجود ہو۔آمین

64واں جلسہ سالانہ امریکہ
اختتام پذیر ہوگیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ امریکہ کا 64واں جلسہ سالانہ مورخہ 29 جون تا یکم جولائی 2012ء کو پنسلوانیا میں منعقد ہوا۔اس وسیع جلسہ کے انتظامات جماعت احمدیہ امریکہ کے احباب وخواتین نے بہت دلجمعی اور بحسن وخوبی سرانجام دیئے اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔اس جلسہ میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے براہ راست پروگراموں کے ذریعہ کل عالم کے احمدی اس میں شامل ہوکر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔اہل ربوہ نے ذوق وشوق سے رات گئے Live نشریات سے استفادہ کیا۔ہر چھوٹے بڑے نے حضور انور کے خطابات اور دیگر تقاریر سنیں اور اپنی جھولیوں کو روحانی خزائن سے بھرا۔بجلی کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے محلہ جات کی بیوت میں جلسہ کی کارروائی سننے کے انتظامات کئے گئے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 جون کو پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ سے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔مورخہ 30 جون کو مستورات سے خطاب اور جلسہ کے تیسرے دن یکم جولائی کو پر معارف اختتامی خطاب فرمایا۔حضور انور نے اپنے دونوں خطاب انگریزی میں فرمائے۔حضور انور کے خطابات کے علاوہ علماء سلسلہ وبزرگان کی تقاریر بھی اس جلسہ کا حصہ تھیں۔حاضرین جلسہ نے بہت توجہ سے جلسہ کی جملہ کارروائی سماعت کی۔حضور انور کے دل پذیر اور قیمتی نصائح پر مشتمل خطابات سے نہ صرف حاضرین جلسہ بلکہ کل دنیا میں موجود کروڑوں احمدیوں نے استفادہ کیا۔ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے جلسہ کے تینوں دن کی کارروائی براہ راست نشر کی۔اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی تمام برکات وفیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔آمین

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/140 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے ومثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی موثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ ڈنمارک کی والدہ محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم آف کراچی بعارضہ برین ہیمبرج بیمار ہیں۔ رشید ہسپتال لاہور میں داخل رہی ہیں۔ طبیعت کافی خراب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ایک دوست مکرم مشتاق احمد صاحب کھرل آف گمبٹ حال آسٹریلیا اسیر راہ مولیٰ آجکل کافی بیمار ہیں ان کے پھیپھڑوں میں پانی ہے نیز شوگر اور دل کی تکلیف ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کو کامل صحت و سلامتی والی فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

گمشدہ روزنامچہ

مکرم نوید احمد صاحب تھری سٹار کمپیوٹر کالج روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی دکان کا روزنامچہ دکان سے رحمٰن کالونی اور رحمٰن کالونی سے دفتر الفضل آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے براہ کرم دکان پر یا اس فون نمبر پر اطلاع دیں۔ 0332-7072369

ربوہ میں طلوع وغروب 3 جولائی

طلوع فجر	3:37
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

نعمانی سیرپ
تیزابیت، خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیر اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
0300-4146148
047-6214510- 049-4423173

دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
04236684032
03009491442
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
0308-7966197

By Sahib Jee
فیبرکس گیلری
گل احمد 2012ء اور کاٹن و لان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
0092-47-6214300

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کا مرکز
علی اسٹیٹ
ALI TRADERS Exporter & Importer
0321-9425121 459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
03008425121 چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد
Tel+92-42-35290010-11 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FR-10

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ایئر کولر
ڈاؤلینس، پیل، ویوز، ہائر، سپرایشیاء
اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
خوشخبری لاہور میں کسی بھی جگہ موبائل ٹاور ہو یا نہ ہو۔
MTA مکمل/-3000 روپے میں چالو کروائیں
2 فٹ ڈش فری ہوم ڈلیوری
فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: افتخار انور، شیخ انوار الحق
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com